جلد ۲۸ | مورخہ ۲۴ ذوالقعدہ ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۶ جنوری ۱۹۴۰ء | نمبر ۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ابھی تک بوجہ زکام اور کھانسی علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا کریں ؛؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ اور صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کی طبیعت ناساز ہے۔ دُعائے صحت کی جائے ؛؛

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے ؛؛

میاں شاہد احمد خان ابن خان محمد عبد اللہ خان صاحب بعارضہ بخار و نزلہ بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبوبِ حقیقی کی تلاش

"منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کو لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ ایک اُس برتر ہستی کی تلاش ہے۔ جس کے لئے اندر ہی اندر انسان کے دل میں ایک کشش موجود ہے۔ اور اس تلاش کا اثر اسی وقت سے محسوس ہونے لگتا ہے۔ جبکہ بچہ ماں کے رحم سے باہر آتا ہے۔ کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی پہلے روحانی خاصیت اپنی ماں کی محبت کی رکھتا ہے۔ اور پھر جیسے جیسے حواس اس کے کھلتے جاتے ہیں۔ اور شگوفہ فطرت اس کا کِھلتا جاتا ہے۔ یہ کشش محبت جو اس کے اندر چھپی ہوئی تھی۔ اپنا رنگ و روپ نمایاں طور پر دکھاتی چلی جاتی ہے۔ پھر تو یہ ہوتا ہے۔ کہ بجز اپنی ماں کی گود کے کسی جگہ آرام نہیں پاتا۔ اور پورا آرام اس کا اسی کے کنار عاطفت میں ہوتا ہے۔ اور اگر ماں سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور دُور ڈال دیا جائے۔ تو تمام عیش اس کا تلخ ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ اس کے آگے نعمتوں کا ایک ڈھیر ڈال دیا جائے۔ تب بھی وُہ اپنی سچی خوشحالی ماں کی گود میں ہی دیکھتا ہے۔ اور اس کے بغیر کسی طرح آرام نہیں پاتا۔ سو وہ کشش محبت جو اس کو اپنی ماں کی طرف پیدا ہوتی ہے۔ وُہ کیا چیز ہے درحقیقت یہ وُہی کشش ہے۔ جو معبود حقیقی کے لئے بچہ کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ بلکہ ہر ایک جگہ جو انسان تعلق محبت پیدا کرتا ہے۔ درحقیقت وہی کشش کام کر رہی ہے۔ اور ہر ایک جگہ جو یہ عاشقانہ جوش دکھلاتا ہے درحقیقت اسی محبت کا وہ ایک عکس ہے۔ گویا دوسری چیزوں کو اٹھا اٹھا کر ایک گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا ہے۔ جس کا اب نام بھول گیا ہے۔ سو انسان کا مال یا اولاد یا بیوی سے محبت کرنا یا کسی خوش آواز گیت کی طرف اس کی روح کا کھینچے جانا درحقیقت اسی گمشدہ محبوب کی تلاش ہے۔ اور چونکہ انسان اس دقیق در دقیق ہستی کو جو آگ کی طرح ہر ایک میں مخفی اور سب پر پوشیدہ ہے۔ اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا۔ اور نہ اپنی ناتمام عقل سے اس کو پا سکتا ہے۔ اس لئے اس کی معرفت کے بارہ میں انسان کو بڑی بڑی غلطیاں لگی ہیں۔ اور سہوکاری سے اس کا حق دوسرے کو دیا گیا ہے۔ خدا نے قرآن شریف میں یہ خوب مثال دی ہے۔ کہ دُنیا ایک ایسے شیش محل کی طرح ہے جس کی زمین کا فرش نہایت مصفا شیشوں سے کیا گیا۔ اور پھر اُن شیشوں کے نیچے پانی چھوڑا گیا۔ جو نہایت تیزی سے چل رہا ہے۔ اب ہر ایک نظر جو شیشوں پر پڑتی ہے وُہ اپنی غلطی سے ان شیشوں کو بھی پانی سمجھ لیتی ہے۔ اور پھر انسان ان شیشوں پر چلنے سے ایسا ڈرتا ہے۔ جیسا کہ پانی سے ڈرنا چاہیئے۔ حالانکہ وُہ درحقیقت شیشے ہیں۔ مگر صاف اور شفاف ہیں" (الحکم ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۳ء)

غیر مذاہب کے لوگوں کی جدوجہد

حیدر آباد اور آریہ سماج

دہلی کی ۲۷ دسمبر کی ایک خبر جو آریہ اخبارات نے شائع کی ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ نے حیدر آباد میں ویدک دہرم کی تبلیغ کی اجازت دینے کا جو وعدہ کیا تھا۔ وہ پورا کر دیا ہے۔ چنانچہ اسی ہفتہ میں اچاریہ ابھے دیو نے حیدر آباد میں ویدک دھرم پرچار کا افتتاح کیا۔ اور آریہ سماج مندر میں پبلک لیکچر دیا جسے سننے کے لئے لوگ بہت بڑی تعداد میں جمع ہوئے۔ آریہ سارودیشک سبھا نے آریہ سماجی لیڈروں سے اپیل کی ہے۔ کہ حیدر آباد میں ویدک پرچار کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ ان کے دورہ کا پروگرام بنایا جائے گا۔ اس سبھا نے فی الحال پنڈت گیان چند کو وہاں بھیج دیا ہے جن کے کئی لیکچر حیدر آباد میں ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ آریہ سماج نے ایک بہت بڑی کوٹھی حیدر آباد میں آریہ ہائی سکول کھولنے کے لئے خرید لی ہے۔ حیدر آباد میں آریہ سماجی تحریک کے روح رواں اور انٹرنیشنل آرین لیگ کے صدر مسٹر گھنشام سنگھ گپتا سپیکر سی۔ پی اسمبلی ۲۷ دسمبر کو جالندھر آئے۔ جہاں ضلع کی مختلف سماجوں نے ان کو ایڈریس پیش کئے۔ اور ساتھ ہی دو ہزار روپیہ کی تھیلی دی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ حیدر آباد میں ہماری جنگ بے انصافی اور غیر مساوی سلوک کے خلاف تھی۔ اور اس وقت جو حالات وہاں پیدا ہو چکے ہیں۔ ہمیں ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ روپیہ جو مجھے پیش کیا گیا ہے حیدر آباد میں ویدمندر کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔

آریوں اور بدھوں کا اتحاد

۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر کو آریہ دھرم کا دوسرا "پریشد" رنگون میں منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض برما کے ایک بودھ بھکشو سے متعلق تھے۔ چین۔ جاپان۔ سیلون اور دنیا کے دوسرے حصوں سے بھی بودھ بھکشو اس میں شرکت کے لئے رنگون پہنچے۔ ہندوستان سے آل انڈیا ہندو سبھا کے وائس پریذیڈنٹ کنور چاند کرن شاردا کئی سو بودھ ڈیلی گیٹوں کے ساتھ گئے۔ اس "پریشد" میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ گئو رکشا کے متعلق ہندو اور بودھ متحد ہو کر کام کریں۔ ہندو۔ بودھ اتحاد پر پرچی کتابوں کا ترجمہ ہندی میں اور ہندی کتب کا ترجمہ پالی میں کیا جائے۔ اور ہندو "بودھ جینتی" منایا کریں۔ اس موقعہ پر کنور چاند کرن نے حیدر آبادی ستیہ آگرہیوں کو انعامات بھی تقسیم کئے۔ نیز راجستھان ترن سنگھ کے دوسرے سالانہ اجلاس کی صدارت کی اور ایک مجلسی نمائش کا افتتاح کیا۔ برما کی مختلف ایسوسی ایشنز کی طرف سے ان کو ایڈریس پیش کئے گئے۔

ہندوؤں میں فوجی سپرٹ

ہندوؤں میں آج کل یہ تحریک بہت زور پکڑ رہی ہے کہ ان کے اندر فوجی سپرٹ پیدا کی جائے۔ چنانچہ بھائی پرمانند اپنے اخبار ہندو میں لکھتے ہیں "ہندوؤں کی کمزوری کو دور کرنے کا صحیح علاج یہ ہے کہ ان کے اندر کھتریوں کی ایک جماعت پیدا کی جائے جس میں ایسے اشخاص شامل ہوں۔ جو کہ جاتی کو خطرے میں پا کر ہمیشہ اس کی حفاظت کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار رہوں۔ ہر شہر یا قصبہ میں جہاں ہندوؤں کی آبادی ہے۔ انہیں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے ایسے اشخاص پیدا کرنے ہونگے۔ جو کہ کھتری دان کے فرائض کو سمجھتے ہوں۔ اور یہ ان کو پورا کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ (۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء)

چنانچہ ایام کرسمس میں کلکتہ میں ہندو مہاسبھا کا جو اجلاس ہوا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہندو ملیشیا قائم کی جائے۔ جس میں ۱۸ سے ۴۵ سال کے درمیان کی عمر کے تمام ہندوؤں کو شامل کیا جائے۔ ڈاکٹر مونجے کو اس کا کمانڈر انچیف بھی مقرر کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر ایک ہندو یوتھ کانفرنس بھی منعقد کی گئی۔ جس کے صدر بھائی پرمانند صاحب تھے۔ سرحدی ہندوؤں میں فوجی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے اس وقت کئی سوسائیٹیاں مصروف عمل ہیں۔ اس ضمن میں اخبار ہندو ۳۰ دسمبر نے بجرنگ اکھاڑہ راولپنڈی کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس سوسائیٹی نے پنجاب اور سرحد کے کئی شہروں میں برانچیں قائم کی ہوئی ہیں۔ والنٹیر باقاعدہ پریڈ کرتے ہیں۔ اور سوشل سروس میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح ایک شکتی دل ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر بھی راولپنڈی ہی میں ہے۔ اور برانچیں سرحد پنجاب کے مختلف مقامات پر۔ اخبار ہندو نے ان کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اپنی سرگرمیاں جلسوں اور جلوسوں کے کنٹرول تک محدود نہ رکھیں۔ بلکہ سرحد میں ہندوؤں کے اغوا اور لوٹ وغیرہ مسائل کے حل کرنے کا بھی تہیہ کریں۔ علاوہ ازیں اسی مہینہ میں سارودیشک سبھا انترگت آریہ رکشا سمتی کا خاص اجلاس آریہ نوجوانوں کی تنظیم کے لئے منعقد ہو رہا ہے۔

سکھ لیڈر ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں

ہندو عملاً سکھوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھتے ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ لیکن زبانی طور پر جس طرح ڈورے ڈالتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس تقریر سے ہو سکتا ہے۔ جو ہندو مہاسبھا کلکتہ کے اجلاس میں سبھا کے صدر مسٹر ساورکر نے کی۔ اس اجلاس میں دو سکھ لیڈر یعنی ماسٹر تارا سنگھ اور پروفیسر گنگا سنگھ شریک ہوئے انہیں مخاطب کرتے ہوئے مسٹر ساورکر نے کہا "گورو گوبند سنگھ نے ہندوؤں سے ایک بہادر قوم پیدا کی۔ اور بنگال و مہاراشٹر کا ایک ایک بچہ گورو گوبند سنگھ جی کے شہیدی کارناموں سے واقف ہے۔ سکھ گورو گوبند سنگھ کے بیٹے ہیں۔ ان دو سکھ لیڈروں کو سامنے دیکھ کر مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ کہ گویا ہندوؤں کا بہادر اور قربانی والا حصہ پھر ہم سے مل گیا ہے۔ یہ اصحاب ہندو سبھا کے ممبر نہیں۔ ان کے نام گو ہندو مہاسبھا کی فہرست پر ہوں یا نہ ہوں۔ ان کے نام ہمارے دلوں پر ہمیشہ رہیں گے۔ ایسوسی ایشن اور سوسائیٹی ضروری نہیں۔ بلکہ قوم کے اتحاد کی ضرورت ہے"۔

ہندوستانی عیسائیوں کی کانفرنس

ایام کرسمس میں ہندوستانی عیسائیوں کی ایک کانفرنس ناگپور میں منعقد ہوئی ڈاکٹر ایچ۔ سی۔ مکرجی اس کے صدر تھے۔ کارروائی زیادہ تر سیاسیات سے تعلق رکھتی تھی۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ گو ہندوستان میں فرقہ وار اختلافات موجود ہیں۔ لیکن یہ نامناسب ہے کہ ان کی وجہ سے ملک کی سیاسی ترقی کو روک دیا جائے۔ چونکہ یہ لوگ ہندوؤں سے عیسائی بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ہندو مسلم مسئلہ میں ہندوؤں کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں نے حکومت کی شہ پر اس وقت جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر جگہ ہندو اکثریت کے حقوق کو قربان کر کے مسلمانوں کے ساتھ مراعات روا رکھی جا رہی ہیں۔

ریویو

عورتوں کی عام بیماریاں اور ان کا ہومیوپیتھک علاج

ہومیوپیتھک طریق علاج چونکہ ہندوستان کے حالات اور یہاں کے باشندوں کے معیار زندگی کے مطابق ثابت ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے اسے عام مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اور چونکہ ہومیوپیتھک دوائیں بے ضرر۔ کم قیمت۔ اور خوش ذائقہ ہوتی ہیں۔ اس لئے بچے اور عورتیں با آسانی استعمال کر سکتی ہیں۔ ان حالات میں ضرورت ہے۔ کہ اس طریق علاج کو جاری کیا جائے۔ اور ہندوستانی عورتیں خاص طور پر اس سے واقف ہوں۔ تاکہ وہ نہ صرف اپنی عام شکائتوں کا علاج خود گھر پر کر سکیں۔ اور بہت سے اخراجات بچا سکیں۔ جو ڈاکٹروں کی فیسوں اور دواؤں کی قیمتوں کی صورت میں ادا کرنا پڑتے ہیں۔ بلکہ اپنے بچوں۔ پڑوسیوں اور ان کی اولاد کا علاج کر کے ان کو فائدہ پہنچا سکیں۔

ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مختصر الفاظ میں اس علاج کے مبادیات اور ابتدائی اصول کے متعلق کچھ بیان کر دیا جائے۔ تاکہ اس کا طریق با آسانی سمجھ میں آ سکے۔

ہومیوپیتھی کے معنے علاج بالمثل کے ہیں۔ اور اس کا اصل اصول یہ ہے۔ کہ ایک دوا زیادہ مقدار میں کھائے جانے سے ایک تندرست آدمی میں جو جو شکائتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر اسی قسم کی شکائتیں کسی اور وجہ سے پیدا ہو جائیں۔ تو وہی دوا کم مقدار میں کھلانے سے شفا ہو جاتی ہے۔

اس طریق علاج کے موجد ڈاکٹر ہانمن آنجہانی ہیں۔ جو ۱۷۵۵ء میں سکسن کے شہر میسن میں پیدا ہوئے۔ اور ۸۸ سال کی عمر میں بمقام پیرس ۱۸۴۳ء میں وفات پائی۔ لکھا ہے۔ کہ ۱۷۹۰ء میں وہ "میٹیریا میڈیکا" کا انگریزی سے جرمنی میں ترجمہ کر رہے تھے۔ کہ سنکونا کے چھلکے کے خواص پڑھ کر اس کی آزمائش کا شوق پیدا ہوا۔ تجربہ کے طور پر آپ نے چار ڈرام کونین دن میں دو مرتبہ استعمال کی۔ جس سے آپ کو وہ تمام شکائتیں لاحق ہو گئیں جو ایک ملیریا کے مریض کو ہوتی ہیں حالانکہ یہی کونین کم مقدار میں کھانے سے ملیریا کو دور کرتی ہے۔ اس طریق سے ڈاکٹر ہانمن نے علاج بالمثل کا تجربہ کیا۔ اور پھر اور بیماریوں میں اسے آزما کر درست اور مفید پایا۔ اب یہ علاج روز بروز مقبولیت حاصل کر رہا ہے اور اسکے متعلق مفید کتب شائع ہو رہی ہیں مندرجہ عنوان کتاب اسی سلسلہ کی ایک مفید تالیف ہے۔ جو ڈاکٹر ایم۔ اے سعید سابق پرنسپل میڈیکل ہومیوپیتھک کالج امرتسر نے شائع کی ہے۔ جس میں عورتوں کی تمام بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ تعلیم یافتہ خواتین کو اس کا مطالعہ کر کے خود بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور دوسری حاجتمند خواتین کو بھی فائدہ پہنچانا چاہیئے۔

قیمت مجلد دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر ایم۔ اے سعید ۹ نکلسن روڈ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

استنبول ۳ جنوری۔ آج پھر اناطولیہ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ سینکڑوں عمارتیں گر گئیں ہزاروں اشخاص بے گھر اور بے شمار ہلاک ہو گئے۔ لمنذیکن کے علاقہ میں ایک مکان بھی محفوظ نہیں رہا ہر طرف کھنڈر ہی کھنڈر نظر آتے ہیں پہلے زلزلہ کے بعد سیلاب اور سیلاب کے بعد پھر زلزلہ نے سخت مصیبت بپا کر دی ہے۔ ہر ملک میں ترکی کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۳ جنوری۔ ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ مغربی محاذ پر کوئی قابل ذکر بات نہیں ہوئی۔ فوجی دستے دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔ فوجیوں کے آرام کے لئے لائبریریاں۔ چائے کی دوکانیں اور تفریح گاہیں کھول دی گئی ہیں۔ ہندوستانی سپاہی برطانوی اور فرانسیسی سپاہیوں سے شیر و شکر ہو چکے ہیں۔ ڈاک کا انتظام تسلی بخش ہے۔

وزارت فضائیہ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل بحر شمالی پر جرمن ساحل کے نزدیک تین برطانوی بمبار طیاروں کا جرمنی کے ایک درجن طیاروں سے مقابلہ ہو گیا۔ ایک جرمن طیارہ کو آگ لگ گئی اور وہ نیچے گر گیا۔ دو اور جرمن طیارے نیچے گرا دیئے گئے۔ برطانوی طیاروں میں سے ایک واپس آ گیا۔ دوسرا گر کر تباہ ہو گیا۔ اور تیسرا مفقود الخبر ہے۔

لکھنؤ ۳ جنوری۔ بعض دوکانداروں نے اناج کا ذخیرہ کر رکھا ہے اور فروخت نہیں کرتے۔ بعض اچھی چیزیں جمع رکھتے اور گندی فروخت کرتے ہیں۔ اور بعض مقررہ قیمتوں سے زیادہ قیمت لگاتے ہیں۔ ان سب امور کے انسداد کیلئے آج حکام نے بعض دکانوں اور منڈیوں پر چھاپے مارے اور گندم وغیرہ کی بوریوں پر قبضہ کر لیا۔

بمبئی ۳ جنوری۔ حکومت بمبئی نے اناج کی اکیس دوکانیں شہر کے مختلف علاقوں میں کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تا لوگوں کو دوکانداروں کی جاہ طلبی اور حرص سے محفوظ رکھا جائے۔

لاہور ۳ جنوری۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ایک ہندو لیڈر رواتے یہاد ریلی رام منٹگمری روڈ پر ایک ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔ جہاں سے شب گذشتہ وہ واپس جانے کے لئے ٹانگہ پر سوار ہوا۔ ابھی ٹانگہ تھوڑی دور ہی گیا تھا۔ کہ کسی نے ریوالور سے تین فائر کئے۔ اور وہ ہیں ڈھیر ہو گیا۔ پولیس سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے۔ اور قاتل کا سراغ لگانے والے کے لئے پانسو روپیہ کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک اطلاع ہے کہ پولیس نے خوشاب ریلوے سٹیشن پر ایک پٹھان کو اس سلسلہ میں گرفتار کیا۔ مگر تفاصیل کا تا حال علم نہیں ہو سکا۔

لنڈن ۳ جنوری۔ سالا کے محاذ کی طرف سے روسی فوجیں فن لینڈ پر شدید حملے کر رہی ہیں۔ کل رات بھر جنگ جاری رہی۔ فنوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے لاڈگا کے شمال میں اپنے قدم جما لئے ہیں۔ اور شمالی علاقہ میں پٹ مو تک پہنچ گئے ہیں۔ اس وقت روسیوں کے چار سو ٹینک اور ڈیڑھ سو طیارے اس جنگ میں تباہ ہو چکے ہیں۔ لینن گراڈ کے نزدیک روسی افواج ایک ٹرین میں جا رہی تھیں کہ گاڑی پٹڑی سے گر گئی۔ اور بے شمار روسی ہلاک ہو گئے۔ روس میں مزید رمزرو فوج طلب کی گئی ہے۔

لنڈن ریڈیو سے روزانہ پندرہ زبانوں میں جنگ کی خبریں براڈکاسٹ کی جاتی ہیں۔

سٹالن کی اپیل کے جواب میں جرمنی نے فن لینڈ کے خلاف روس کی امداد کے لئے اپنا فوجی مشن برلن روانہ کر دیا ہے۔ اس مشن میں وہ افسر خصوصیت سے شامل کئے گئے ہیں۔ جو ۱۹۱۸ء میں فن لینڈ کی حمایت میں لڑے تھے۔

پیرس ۳ جنوری۔ فرانس کے وزیر اعظم نے لیگ اسمبلی کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ اس کی حکومت فن لینڈ کی امداد پوری مستعدی سے کرے گی۔ فرانس اور اس کے اتحادی اس مجرمانہ حملہ کو رد کرنے کے لئے جو بے گناہ لوگوں پر کیا گیا ہے آخر دم تک اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔

کوپن ہیگن ۳ جنوری۔ جرمنی نے حکومت سویڈن کو متنبہ کیا ہے کہ وہ مغربی حکومتوں کی طرف سے فن لینڈ کی امداد کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ انگلستان کا مقصد اس امداد سے یہ ہے کہ جرمنی پر حملہ کرنے کے لئے فن لینڈ میں ہوائی مستقر قائم کر سکے۔ فن لینڈ کا سوال شمالی ممالک سے متعلق ہے۔ اگر فن لینڈ کی مدد کی گئی۔ تو جرمنی سویڈن اور ناروے کے متعلق اپنے رویہ میں تبدیلی کرے گا۔

ماسکو ۳ جنوری۔ ایک روسی کمیونک مظہر ہے۔ کہ فن لینڈ کے محاذ جنگ پر کل کوئی اہم واقعہ نہیں ہوا۔ سوویٹ طیاروں نے صرف گشتی پرواز کی۔

لنڈن ۳ جنوری۔ جرمن ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل یوگوسلاویہ میں بھی زبردست زلزلہ آیا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۳ جنوری۔ ایک بہت بڑے قبائلی لشکر نے ٹنڈولی روڈ پر بہت سے پلوں کو توڑ دیا۔ ڈاک کی گاڑی کو لوٹ لیا۔ ایک فوجی پارٹی نے لشکر کا مقابلہ کیا۔ اور اس کے دس آدمی مار دیئے۔

استنبول ۳ جنوری۔ ارزنجن میں ملبہ ہٹانے کے کام میں سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ کیونکہ گلی کوچے لاشوں سے اٹے پڑے ہیں۔ اور جب ان کے اوپر سے مٹی اٹھائی جاتی ہے۔ تو اندر سے گیس نکلتی ہے۔ اب تک بارہ ہزار لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔

نیویارک ۳ جنوری۔ امریکہ کے ایک گمنام کروڑپتی نے پولیس کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ وہ امریکہ کے کارخانوں کو نقصان پہنچانے کی سازش کرنے والے غیر ملکی جاسوسوں کی گرفتاری کے لئے ساٹھ ہزار پونڈ انعام دے گا۔ ہر غیر ملکی جاسوس کی گرفتاری پر مخبر کو سوا سو پونڈ دیا جائے گا۔

لنڈن ۳ جنوری۔ برطانیہ کے بحری محکمہ کو ایک ایسا جہاز پیش کیا گیا ہے جس پر نہ تو تحت البحر مقناطیسی سرنگوں کا اثر ہو سکتا ہے۔ اور نہ تارپیڈو کا۔ وہ بیک وقت ایک ہزار میل کا سفر کر سکتا ہے۔ اس کی تعمیر پر دو لاکھ پونڈ صرف ہوئے۔

دہلی ۳ جنوری۔ وائسرائے ہند نے وار فنڈ میں سے ۲۵ ہزار روپیہ ان ہندوستانیوں کے آرام و آسائش کے لئے دیا ہے۔ جو اس وقت انگلستان میں مقیم ہیں۔

انڈین شوگر سنڈیکیٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان میں ۲۷ لاکھ من کھانڈ موجود ہے۔ اس لئے سٹاک کی کمی کی بناء پر اس کی گرانی جائز قرار نہیں دی جا سکتی۔

بوڈاپسٹ ۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اپنی مشرقی سرحد یعنی روس کے ساتھ ساتھ بھی قلعہ بندیاں کر رہا ہے اور اس مقصد کے لئے پولینڈ میں سیمنٹ کے کارخانے شب و روز مصروف عمل رہتے ہیں۔

الہ آباد ۳ جنوری۔ ایک مقامی ہندی اخبار کے ایڈیٹر کو اس الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہ اس نے ضروریات زندگی کے نرخوں پر کنٹرول کے خلاف ایک مضمون شائع کیا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تمام سوداگران غلہ کو حکم دیا ہے کہ اپنے اپنے گندم کے سٹاک کی تفاصیل مہیا کریں۔

میلبورن ۳ جنوری۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ اس سال تین ہزار مزید ہوا باز برطانیہ کی امداد کے لئے بھیجے جائیں گے آپ نے نوجوانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ ایئر فورس میں بھرتی ہوں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الفطر کے موقعہ پر اجتماع

امسال عید الفطر کی تقریب پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی نسبت حاضری زیادہ تھی۔ عید سے چند روز پہلے لارڈ ہیلیفاکس فارن لیڈر اور ہز میجسٹی اپوزیشن کے لیڈر مسٹر کلیمنٹ رچرڈ اٹلی نے اپنی تقریروں میں صاف الفاظ میں کہا تھا۔ کہ ہم جنگ اس لئے لڑ رہے ہیں۔ تا ایک نئی دنیا بنائی جائے۔ اور نیا نظام قائم کیا جائے۔ مجھے یہ تقریریں پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف مندرجہ آئینہ کمالات اسلام جو آج سے تقریباً پچاس برس پیشتر آپ کو دکھایا گیا تھا۔ جس میں فرمایا تھا۔ کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں یاد آگیا میں نے عید کے خطبہ میں اس کشف کا ذکر کیا۔ جس کی وجہ سے اخباروں نے بھی اس کی مفصل رپورٹ شائع کی۔ ویلڈن برونیوز۔ ساؤتھ ویسٹرن سٹار۔ وینڈزورتھ برونیوز نے اپنی رپورٹوں میں اس کشف کا بھی ذکر کیا۔ ویلڈن برونیوز نے اس تقریب کا ایک فوٹو بھی شائع کیا۔ اور وینڈزورتھ برونیوز نے اس کا عنوان رکھا

"Vision of a new Heaven and a new Earth"

یعنی نئے آسمان اور نئی زمین کے متعلق ایک کشف"

عید الفطر اور ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس

عید الفطر کی تقریب پر مسٹر داس گپتا سیکرٹری آف ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس نے بھی ایک جلسہ کیا۔ تا مختلف مذاہب کے دوست ایک رنگ میں اس تقریب کو منائیں۔ مجھ سے کہا کہ میں عید الفطر کے متعلق ایک مختصر سا پرچہ پڑھوں۔ پروگرام میں گاندھی جی کا ایک مضمون ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر بھی سنایا جاتا تھا۔ میں نے عید الفطر کی حکمت بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ عید الفطر ہمیں یہ بھی سبق دیتی ہے۔ کہ ایک قوم یا ایک ملک کے مختلف طبقات میں اتحاد کیسے قائم کیا جا سکتا ہے۔ روزہ کی حالت میں امراء کو بھی غریب اور کمزوروں کے مقام پر لایا جاتا ہے۔ تا وہ غریب اور مفلوک الحال لوگوں کی حالت اپنے پر وارد کر کے ان کی تکلیف کا صحیح طور پر احساس کر سکیں۔ پھر عید الفطر کے روز امراء اور ذی استطاعت لوگوں کو یہ حکم ہے کہ وہ ایک مقررہ رقم نقدی کی صورت میں یا غلہ اپنے گھر کے ہر فرد کی طرف سے غریبوں اور ان کے اہل وعیال کے لئے دیں۔ تا وہ بھی اس روز ان کی طرح پیٹ بھر کر کھانا کھا سکیں۔ اور اپنی خوراک کی تلاش سے اس روز فارغ ہو کر حقیقی طور پر ان کے ساتھ عید منانے میں شریک ہوں۔ گویا اس روز ذی استطاعت اصحاب اور امراء کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ غریبوں اور کمزوروں کو ان کی اصلی حالت سے اعلیٰ حالت پر لے آئیں۔ سو اسی طرح ایک ملک کی اکثریت اور اقلیت کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ایک دوسرے کی جگہ رکھ کر سوچیں کہ ان کے حقوق کیا کیا ہونے چاہئیں دوسرے اکثریت کو چاہیئے۔ کہ وہ اقلیت اور کمزور کو اپنے حقوق میں سے کچھ دیکر انہیں اپنے اصل درجہ سے اوپر لائیں۔ تا وہ بھی آزادی سے مستفید ہو سکیں۔ اور میرے نزدیک اگر ہندوستان کی اکثریت بھی اس سبق پر جو عید الفطر ہمیں سکھاتی ہے عمل کرے۔ تو وہ بہت جلد آزادی کی عید بھی منا سکتی ہے۔

مسٹر اٹیلی کا خط

مسٹر اٹیلی نے اپنی ایک تقریر میں نئے نظام کے قیام کے لئے چھ نقاط بیان کئے تھے جو اسلام کی تعلیم میں پہلے سے موجود ہیں۔ چنانچہ میں نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک خط کے ساتھ احمدیت اور حقیقی اسلام اور انگریزی ریویو ماہ ستمبر کا پرچہ جس میں ورلڈ پیس کے متعلق میرا مضمون شائع ہوا تھا بھیجے ہیں۔ انہوں نے جواب میں شکریہ ادا کرتے ہوئے ۲۱ نومبر کو اپنے خط میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق لکھا۔ I shall read it with great interest میں نہایت توجہ اور شوق کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کروں گا۔

درخواست دعا و شکریہ

نواب چودھری محمد دین خانصاحب کے صاحبزادہ عزیزم چودھری محمد نقی صاحب نے امسال بیرسٹری کا امتحان پاس کیا تھا۔ لیکن بعد میں جنگ کے شروع ہو جانے کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے رک گئے تھے۔ لیکن اب وہ چلے گئے ہیں (اور بفضل خدا بخیریت پہونچ گئے ہیں) اثناء قیام لنڈن میں اور خاص طور پر آخری تین ماہ میں وہ تبلیغی کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتے رہے ہیں۔ جس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور تمام احباب سے ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

تحریک جدید سال ششم کے وعدے جلد اپنے امام کے حضور پیش کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی میں حصہ لینے والے وہ مجاہدین جو تحریک جدید کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کر رہے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید سال ششم کے وعدے پیش کرنے کا آخری وقت قریب آرہا ہے۔ اور ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ہیں۔ جنہوں نے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے نہیں بھیجیں۔ ایام جلسہ سالانہ میں اکثر احباب نے کہا۔ کہ فہرست کچھ تکمیل طلب ہے۔ اب انہیں یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ سال ششم کے وعدوں کی فہرست ہر ایک جماعت جلد سے جلد ارسال کر دے۔ ایسا نہ ہو کہ ۳۱ جنوری گزر جائے۔ اور آپ کی جماعت کی فہرست حضور کے پیش نہ ہو۔ اور آپ محروم رہ جائیں۔ پس اگر آپ نے ابھی تک اپنا وعدہ نہیں لکھایا۔ تو یہ اعلان پڑھ کر فوری طور پر اپنا وعدہ اپنے کارکن کو لکھوا دیں۔ اور ان سے تاکیداً کہہ دیں کہ فہرست جلد مکمل کر کے حضرت کے حضور ارسال کر دیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) شیخ عبد الغنی صاحب چیف گڈس کلرک کا لڑکا بشیر احمد اور لڑکی ممتاز خانم بیمار ہیں (۲) امۃ الرحمن صاحبہ بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان کا چھوٹا بھائی محمد یوسف ۲۱ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرزا عبد الحمید خان ولد صوبیدار میجر مرزا احمد حیات خان کا نکاح رضیہ سلطان بیگم بنت مرزا محمد افضل بیگ صاحب کے ساتھ پندرہ سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار مرزا محمد اسلم حیات بی۔ اے

دعائے مغفرت (۱) خوشی محمد صاحب دار الفضل کا لڑکا بعمر ۲ برس فوت ہو گیا ہے (۲) مخدوم محمد ایوب صاحب بھیرہ کا لڑکا خالد محمود بعمر دس سال فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے نعم البدل کی جائے۔ (۳) فتح محمد صاحب چک ۲۱۲ ج۔ب ضلع لائلپور کی اہلیہ صاحبہ ۱۹ دسمبر کو وفات پا گئیں (۴) ملک غلام رسول صاحب لالہ موسیٰ ۳۰ دسمبر کو وفات پا گئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ذوالقعدہ ۱۳۵۸ھ

مسلمانوں کے خلاف ہندو مہاسبھا کی متحدہ یورش

حال میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا جو اجلاس کلکتہ میں ہوا ہے۔ اس میں یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی ہے کہ ”ہندوستان کے ہندوؤں کی پوزیشن کو مستحکم کرنے کے لئے ہندو سنگٹھن اور شدھی اشد ضروری ہے۔ نیز ہندو نوجوانوں میں جسمانی ورزش کی حوصلہ افزائی کرنا۔ اور ہندوؤں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا بھی ضروری ہے“۔

یہ اس قوم کا عزم ہے۔ جو ہندوستان میں سب سے بڑی اکثریت ہے۔ سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ہے۔ سب سے زیادہ مالدار ہے۔ سب سے زیادہ اثر و رسوخ رکھتی ہے۔ اور یہ کوئی نیا عزم نہیں۔ بلکہ عرصہ سے بڑی سرگرمی کے ساتھ اس پر عمل کیا جا رہا ہے۔ جگہ بجگہ آریوں کے اڈے قائم ہیں۔ جو مفلوک الحال اور آوارہ مزاج مردوں اور عورتوں کو اپنے دام میں پھنسا کر شدھی کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ لاکھوں روپے اس کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ عام ہندوؤں کے علاوہ دولت مند اور مال دار ہندو بے دریغ مالی امداد دے رہے ہیں۔ اور اس طرح ہندوؤں کی تعداد بڑھانے اور مسلمان جو پہلے ہی ان کے مقابلہ میں قلیل ہیں۔ ان کو کم کرنے کی پُر زور جد و جہد جاری ہے:۔

اسی طرح ہندوؤں کی تجارتی اور صنعتی ترقی کے لئے نیز ان کی جسمانی تربیت کے لئے باقاعدہ انتظام ہے:۔

ان کاموں کے لئے جس فراخدلی سے روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اور جس جوش سے مال دار ہندو مالی امداد دے رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہندو مہاسبھا کے اسی جلسہ میں جس میں مذکورہ بالا قرارداد پاس ہوئی۔ اعلان کیا گیا۔ کہ

سیٹھ جگل کشور برلا نے ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور جب ضرورت ہوگی۔ وہ اس امداد میں اضافہ کر دیں گے۔ اسی طرح کراچی کے ایک سیٹھ رائے بہادر نارائن داس نے اعلان کیا کہ سندھ میں ہندو ملٹری کالج کھولنے کے لئے وہ ایک لاکھ روپیہ دیں گے۔

جو قوم اس طرح روپوؤں کے ڈھیر جمع کر سکتی ہو۔ جو معمولی معمولی باتوں پر مہم جاری کرنے کے لئے ہزاروں والنٹیرز مہیا کر سکتی ہو جس کے بڑے بڑے لیڈر ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ جو کچھ کہتی ہے۔ چونکہ کر کے بھی دکھا دیتی ہے۔ اور اس وقت تک بہت کچھ دکھا چکی ہے۔ اس لئے اس کے ارادوں اور تجاویز کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور خاصکر اس صورت میں جبکہ یہ سب کچھ مسلمانوں کے گلے میں اپنی غلامی کا طوق ڈالنے یا پھر ان کی ہستی کو مٹا دینے کے لئے کیا جا رہا ہے:۔

ہندو مہاسبھا کے صدر نے اپنے صدارتی ایڈریس میں ہندو مہاسبھا کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے جہاں ہندو کی یہ تعریف فرمائی۔ کہ:۔

”ہر وہ شخص جو بھارت بھومی (سرزمین ہند) کو اپنے دھرم کی جنم بھومی مانتا ہے۔ وہ ہندو ہے“۔

اور اس تعریف کی رُو سے عقائد میں زمین و آسمان کا اختلاف رکھنے والے آریوں۔ سناتن دھرمیوں۔ جینیوں، سکھوں۔ برہمو سماجیوں اور دیو سماجیوں وغیرہ کو ”ہندو دھرم کے پیرو“ اور ”ہندو جاتی کے انگ“ قرار دیا ہے۔ وہاں یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ

”ان تمام مذاہب کے لوگ ہندو راشٹر کے دائرہ میں آتے ہیں۔ اور چونکہ یہ ہندوستان میں رہنے والے ہیں۔ اس لئے ہندوستان میں صرف ان لوگوں کی ہی حکومت ہو سکتی ہے“۔

اسی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا:۔

”جہاں تک ہندو جاتی کا تعلق ہے۔ اس کی ایک تہذیب ایک تمدن۔ اور ایک سیاسی نصب العین ہونا چاہیئے۔ چونکہ ہندو بذات خود ایک راشٹریہ ہیں۔ وہ اسی دیش میں پیدا ہوئے۔ ان کی تہذیب و تمدن کا آغاز بھی یہیں ہوا۔ اس لئے اس ملک پر انہیں ہی حکومت کا حق ہے“۔

ان الفاظ میں جن لوگوں کو حکومت میں کسی قسم کا حق رکھنے سے کلیتہً محروم قرار دیا گیا ہے۔ وہ صرف مسلمان ہیں۔ چنانچہ اخبار ”پرتاپ“ (۳۰ دسمبر ۱۹۳۹ء) نے اس سلسلہ میں مسلمانوں کا ہی ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

”مسلمانوں سے ہمیں چاہے کس قدر اختلاف کیوں نہ ہو۔ لیکن ہم یہ حقیقت نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ وہ صدیوں سے ہندوستان میں رہتے چلے آ رہے ہیں“۔

غرض ہندو مہاسبھا نے ایک طرف تو یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان کی حکومت میں حصہ لینے کا کوئی حق نہیں۔ ہندوستان میں حکومت کرنا صرف ہندوؤں کا کام ہے۔ اور مسلمان ان کے محکوم بن کر رہ سکتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ سنگٹھن کے زور اور شدھی کے ذریعہ مسلمانوں کو جس قدر بھی ممکن ہو۔ کم کر دیا جائے۔

ایک طرف تو یہ ارادے۔ یہ عزم اور یہ تیاریاں ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمان غفلت اور خود فراموشی کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں۔ دُنیا کے تمام مذاہب کی نسبت اکمل اور اشرف مذہب کے حامل ہونے کے باوجود اور دُنیا کے لوگوں کو اسلامی جھنڈے کے نیچے لانا اپنی زندگی کا اولین فرض تسلیم کرنے کے باوجود اشاعتِ اسلام سے بالکل غافل ہیں۔ اور نہ صرف غافل ہیں۔ بلکہ علماء کہلانے والے تو تمام دُنیا میں اشاعت اسلام کے مقصد کو لے کر کھڑی ہونے والی واحد جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنا اور اس کے رستہ میں روڑے اٹکانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اکثر امراء کو یہ توفیق نہیں۔ کہ تبلیغ اسلام کے لئے کبھی کچھ خرچ کریں۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے ہر میدان میں ان لوگوں سے دبتے جا رہے ہیں۔ جنہوں نے بے حد اندرونی اختلافات کے باوجود متحدہ طور پر مسلمانوں کے خلاف یورش کر رکھی ہے:۔

کاش مسلمان نزاکتِ وقت محسوس کریں اسلام کے متعلق اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور متحدہ طور پر اپنی حفاظت کرنے کی طرف توجہ کریں:۔

حقیقی روشنی خدا تعالےٰ سے ہی مل سکتی ہے

کرسمس کے موقع پر ملک معظم نے رعایا کے نام نئے سال کا جو پیغام دیا ہے۔ وہ ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے ”میں نے اس شخص سے جو نئے سال کے دروازہ پر کھڑا تھا۔ کہا کہ مجھے روشنی بخشو۔ تاکہ میں بحفاظت منزل مقصود تک پہونچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ خدا کے ہاتھ کو پکڑ کر اندھیرے میں چلے جاؤ۔ اس سے بہتر اور کوئی روشنی نہیں ہو سکتی۔ میری دُعا ہے۔ کہ خدا کا ہاتھ ہماری رہنمائی کرتا رہے۔ اور ہمارا حوصلہ بڑھائے“۔

ان الفاظ میں ملک معظم نے جنگ کے ہولناک ایام میں خود خدا کی طرف رجوع ہونے اور دوسرے لوگوں کو رجوع کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مصائب اور مشکلات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں حقیقی روشنی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی مل سکتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہی صحیح راہنمائی کر سکتا ہے۔ کاش اس روحانیت سے متعلق بھی خدا تعالےٰ سے روشنی حاصل ہونے کی تمنا کی جائے اور اس کے لئے سعی کی جائے:۔

خلافت و پاپائیت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مندرجہ بالا موضوع پر حسب ذیل تقریر ۲۶ دسمبر کو جلسۂ خلافت جوبلی کے موقعہ پر فرمائی۔

حمد

سب حمد و ثناء اس اللہ قدوس سبوح پاک قادر، قدیر، علیم۔ حکیم۔ حلیم۔ کریم۔ قدیم رحیم۔ غفار، ستار، بخشنہار، حی و قیوم کے لئے ہے۔ جو سب کا خالق مالک۔ حافظ پروردگار اور ہادی ہے۔ جس نے انسانوں کی ہدائت اور راہنمائی کے واسطے اپنے رسول نبی مامور مبعوث کئے۔ اور انبیاء کے بعد خلفاء اور مجددین کا سلسلہ قائم کیا۔ تا لوگ ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رہیں۔ اور بھولے بھٹکوں کو نئی روشنی نصیب ہوتی رہے۔ اور وہ پھر راہ راست پر آجائیں۔

شکر الٰہی

اللہ کریم کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے عاجز کو متعدد علالتوں سے شفاء دے کر سلسلہ حقہ کی بعض خدمات پھر ادا کرنے کی توفیق دی۔ اس سال کے دوران میں عاجز نے امرت سر۔ لاہور اور کراچی میں متعدد لیکچر دیئے۔ اور کئی لوگوں کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ اس سال میں چھ آدمیوں نے عاجز کے ذریعہ بیعت کی اور خدا تعالےٰ کے فضل سے آج پھر عاجز اس قابل ہے۔ کہ اس جلسہ میں احباب کرام کے سامنے تقریر کر کے ثواب حاصل کرے۔ اس دفعہ ناظمان جلسہ نے میرے سپرد یہ خدمت کی ہے۔ کہ میں خلافت اور پاپائیت پر تقریر کروں۔ چونکہ یہ ایک نیا اور اچھوتا مضمون ہے۔ اس واسطے اس کے لئے تیاری کا وقت مجھے بہت کم ملا ہے۔ تاہم جو کچھ ہو سکا۔ آپ صاحبان کے سامنے حاضر کرتا ہوں۔

ضرورت خلفاء

انبیاء کے بعد اللہ تعالےٰ ان کے خلفاء کو متمکن کرتا ہے۔ تا کہ وہ نبی کی جماعت کی تنظیم کریں۔ اور نبی کے مقاصد کو پورا کریں۔ اور جو کام نبی نے شروع کئے ہیں ان کو جاری رکھیں۔ اور تکمیل پر پہونچائیں اور وسعت دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ۔ پھر نبوت کے طریق پر خلافت ہوتی ہے۔ اور فرمایا "کسی شیخ یا رسول یا نبی کے بعد بھی خلفاء ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہمارا نام بھی شیخ رکھا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ الہام ہوا تھا۔ انت الشیخ المسیح الذی لایضاع وقتہ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔" حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ آیت شریفہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا میں حبل اللہ سے مراد خلیفہ وقت ہے۔ بعض نبی صاحب شریعت اور صاحب کتاب ہوئے۔ بعض کو نہ کوئی الگ کتاب دی گئی۔ اور نہ کوئی نئی شریعت دی گئی۔ بلکہ وہ کسی پہلے نبی کی شریعت کے تابع تھے۔ ایسا ہی صاحب شریعت نبی کے جو خلفاء ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض نبی یا مامور ہوتے ہیں۔ بعض اگرچہ نبی یا مامور نہیں ہوتے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت ان کی خلافت ہوتی ہے اور ان کی نصرت اور امداد ان کے شامل حال رہتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت، اور صاحب کتاب نبی تھے۔ ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون علیہ السلام بھی نبی تھے۔ مگر حضرت ہارونؑ کی اپنی نہ کوئی کتاب تھی۔ نہ کوئی شریعت۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع ایک امتی نبی تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نبی تھے۔ ان کو کتاب زبور بھی عطا کی گئی۔ مگر زبور صرف دعاؤں کا ایک مجموعہ ہے۔ احکام و قوانین کے لحاظ سے حضرت داؤد علیہ السلام اور کئی ایک دوسرے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع اور امتی نبی تھے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنی مسیح ناصری خدا کے پیارے نبی تھے۔ ان کو انجیل دی گئی۔ مگر انجیل کسی کتاب کا نام نہیں۔ انجیل کے معنی ہیں خوشخبری۔ اور وہ خوشخبری حضرت خاتم النبیین سرور انبیاء محمد المصطفیٰ والمجتبیٰ کے ظہور کی تھی۔ اس خوشخبری کو چار دانگ عالم میں پہونچانے کے واسطے انہوں نے اپنے حواریوں کو سب طرف بھیجا۔ حضرت مسیح ناصری کوئی شریعت نہ لائے۔ بلکہ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں موسےٰ کی شریعت کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔ بلکہ اسے پورا کرنے آیا ہوں۔ اور اپنے وعظوں میں لوگوں کو نصیحت کی۔ کہ وہ حضرت موسےٰ کی شریعت پر عمل کریں۔ موجودہ اناجیل ان کے زمانہ میں نہ لکھی گئیں، اور نہ لکھائی گئیں۔ نہ ان کے لکھنے والے اصحاب کو یہ دعوےٰ ہے۔ کہ انہوں نے وحی الٰہی سے کچھ لکھا۔ اور ان اناجیل میں مسیح اور اس کے حواریوں کے سفرنامے اور حالات ہیں نہ کہ احکام شریعت۔ پس حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی ایسے نبی تھے جنہوں نے موسوی شریعت کے صحیح مفہوم کو ضرورت زمانہ کے مطابق لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور دنیا کو آنے والے عظیم الشان نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خوشخبری دی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہلا جانشین

مذہب عیسوی کی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کا حواری پطرس ان کا پہلا جانشین مانا جاتا ہے۔ اور چونکہ پطرس نے آخری عمر میں شہر روم میں تبلیغ کا کام کیا۔ اور وہیں شہید کیا گیا۔ اس واسطے اس کا مقام شہر روم ہی سمجھا جاتا۔ اور اس کے بعد دین مسیحی کے جو لیڈر روم میں ہوئے وہ مسیح کے جانشین کہلائے۔ اگرچہ پطرس اور اس کے جانشین پوپ نہ کہلاتے تھے۔ بلکہ حضرت عیسیٰ کے بعد ایک ہزار سال تک روم کا بشپ پوپ نہ کہلاتا تھا۔ اور گیارھویں صدی عیسوی میں یہ لقب پطرس کے جانشینوں کے واسطے تجویز ہوا۔ اس وقت تک وہ نائب مسیح کہلاتے تھے۔ لفظ پوپ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنی باپ کے ہیں۔ پوپ اور پاپا دراصل ایک ہی لفظ ہے مگر اب پوپ کا لفظ اس عہدہ کے واسطے خاص ہو گیا ہے۔ جو روما میں عیسائیوں کے سب سے بڑے لیڈر اور حضرت عیسیٰ اور پطرس حواری کے جانشین کے واسطے بولا جاتا ہے۔ ورنہ عام طور پر رومن کیتھولک مذہب کے تمام دینی پیشوا فادر یعنی باپ کہلاتے ہیں۔ پوپ کا انتخاب پہلے تو خود پوپ کر جاتا رہا۔ یا بعد میں چند بڑے آدمی کر دیتے۔ لیکن بعد میں کارڈینلوں کے پروفیسروں کے سپرد یہ کام ہوا۔ جہاں سب بشپ پوپ کے سر پر ہاتھ رکھتے۔ اور اس کی تاج پوشی کرتے ہیں۔ یہ رسم چودھویں صدی سے چلی آتی ہے۔ اس لیڈر کو لوگ تو پوپ کہتے ہیں۔ مگر خود وہ اپنے آپکو خادم خدام خدا لکھا کرتا ہے۔

تاریخ پاپائیت

مسیحی پاپائیت اور اسلامی خلافت کا مقابلہ کرنے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیحی پاپائیت کی بنیاد اور تاریخ پر کچھ روشنی ڈال جائے۔ مذہب عیسوی کے فرقہ رومن کیتھالک کے مطابق حضرت مسیح ناصری کا پہلا جانشین پطرس تھا۔ اور اس کی سند وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس قول سے لیتے ہیں۔ جو انجیل متی باب ۱۶ آیات ۱۳ تا ۲۰ میں درج ہے۔

"یسوع نے قیصر یا فلپی کی اطراف میں آکر اپنے شاگردوں سے پوچھا۔ کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ کہ میں جو ابن آدم ہوں کون ہوں۔ انہوں نے کہا بعضے کہتے ہیں کہ تو یوحنا بپتسما دینے والا ہے۔ بعضے ایلیاس اور بعضے یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ اس نے انہیں کہا۔ پھر تم کیا کہتے ہو۔ کہ میں کون ہوں۔ شمعون پطرس نے جواب میں کہا۔ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے یسوع نے جواب میں اسے کہا۔ اے شمعون بریونس۔ مبارک تو کیونکہ جسم اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر یہ ظاہر کیا۔ میں یہ بھی تجھ سے کہتا ہوں۔ کہ تو پطرس ہے۔ اور میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا۔ اور دوزخ کا اختیار اس پر نہ چلے گا۔ اور میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دوں گا۔

جو کچھ تو زمین پر بند کرے گا۔ آسمان پر بند کیا جائے گا۔ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا۔ آسمان پر کھولا جائے گا"۔

انجیل کا دوسرا حوالہ جس میں کہا مسیح ناصری نے پطرس کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ یوحنا باب اکیس ہے۔ جہاں لکھا ہے۔ کہ مسیح نے پطرس کو تین بار کہا۔ کہ تو میری بھیڑیں چرا۔ اور ان کی گلہ بانی کر۔

ان آیات میں سب سے اول یہ امر قابل غور ہے۔ کہ یسوع نے اپنے آپ کو ابن آدم یعنے انسان کہا۔ یہ نہ کہا۔ کہ میں جو خدا ہوں۔ اور الوہیت کا ایک صنف ہوں۔ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ وہ اپنے آپ کو انسان ہی کہتا رہا۔ ہاں انسانوں کو اللہ تعالےٰ بڑے بڑے درجات اپنے قرب کے عطا فرماتا ہے۔ اور عبرانیوں کے محاورہ میں خدا کے بیٹے سے مراد خدا کا پیارا ہوتا تھا۔ اس کی مثالیں بائیبل میں موجود ہیں۔ حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالےٰ کا اکلوتا کہا گیا ہے۔ کیونکہ اپنے زمانہ میں وہ خدا کو جیسا پیارا تھا۔ ویسا اور کوئی نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی وحی الٰہی میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ تو میرے لئے اس مرتبے پر ہے۔ جیسا کہ اولاد ہوتی ہے۔

حضرت مسیحؑ کا پہلا خلیفہ

پطرس کا اصل نام شمعون تھا۔ یسوع نے اس کے ایمان اور روحانی ترقی کے سبب اسے اول المومنین شناخت کرتے ہوئے اس کا نام پتھر رکھا۔ گویا وہ اس جماعت کے واسطے جو مسیح بنانا چاہتا تھا۔ بنیادی پتھر تھا۔ اور آپ کا خلیفۂ اول تھا۔ پطرس کے معنے پتھر کے ہیں۔ کلیسیا جماعت کو کہتے ہیں۔ پطرس مسیح ناصری کے بعد اس جماعت کو سنبھالنے والا اور قائم رکھنے والا ہوا اور اس نے شہر روما میں جو کہ اس وقت رومی حکومت کا دارالخلافہ تھا۔ اپنی تبلیغ کے آخری دن گزارے۔ اور بہت لوگوں کو عیسائیت میں داخل کیا۔ اور وہیں شہید ہوا۔

پطرس کے متعلق حضرت مسیح کا مذکورہ بالا کلام بطور ایک پیشگوئی کے تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اسے اپنا ایسا قرب عطا کرے گا۔ کہ وہ جس کسی کے حق میں دعائے خیر کرے گا۔ اس کا بھلا ہو گا۔ اور وہ سرسبز ہو گا۔ اور جس کسی کے حق میں وہ بد دعا کرے گا۔ وہ ہلاک ہو جائے گا۔ یہ مقام خلافت کی ایک علامت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ خلفا کی دعاؤں کو سب سے زیادہ شرف قبولیت بخشتا ہے۔ خود اس زمانہ میں ہزارہا لوگ اس امر کا تجربہ کر چکے ہیں کہ حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے ان کے بگڑے ہوئے کام درست ہو گئے۔ انہیں بیماریوں سے شفا ہوئی۔ مقدمات میں فتح ہوئی تنگی دور ہو کر فراخی حاصل ہوئی۔ بدیوں کے ترک اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی توفیق ملی۔ تبلیغ کے کاموں میں نصرت الٰہی شامل حال ہوئی۔ وغیرہ

پطرس کے متعلق جو حضرت عیسےٰؑ کے یہ الفاظ ہیں۔ کہ وہ جس پر زمین میں بند کرے گا۔ اس پر آسمان میں بند کیا جائے گا۔ اور جس پر زمین میں کھولے گا اس پر آسمان میں کھولا جائے گا۔ اس کے مطابق مجھے اپنا ایک کشف یاد آتا ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک آواز آ رہی ہے۔ اور وہ کہتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مرزا صاحب کے مریدوں کو وہ درجہ عطا کیا ہے۔ کہ اگر وہ کسی شخص کے حق میں جو دوزخ کو جا رہا ہو۔ کہیں گے۔ کہ اسے بہشت میں بھیجا جائے۔ تو اسے بہشت میں بھیج دیا جائے گا۔ اس کشف کا مطلب بھی یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کی دعاؤں کو سنے گا۔ اور قبول کرے گا۔

اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں سب سے زیادہ سنی اور قبول کی جائیں گی۔ اسی کے موافق حضرت عیسےٰؑ نے فرمایا۔ کہ دوزخ کا اختیار میری کلیسیا پر نہ چلے گا۔ یہ وہ کلیسیا (جماعت) تھی۔ جس نے خود حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام سے راہنمائی حاصل کی۔ اور اس پر قائم رہی۔ وہ لوگ توحید پر قائم تھے تثلیث اور کفارہ کے باطل عقائد کو ماننے والے نہ تھے۔ جو بعد میں عیسائیوں نے ایجاد کئے۔ اور قوم میں جاری کئے۔ اس لئے ان کی دعائیں مقبول تھیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے انہی لوگوں کو کہا تھا کہ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہے تو تم پہاڑ کو کہو۔ کہ یہاں سے اٹھ کر وہاں چلا جا۔ تو وہ چلا جائے گا۔ پہاڑ سے مراد اٹل مشکلات ہیں۔ جو دعا کے ذریعہ سے ٹل جاتی ہیں۔

کتنے پوپ ہوئے

پطرس سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خلافت شروع ہوئی۔ اس کے خلیفے پوپ کہلاتے ہیں۔ پطرس سے لے کر حضرت رسول پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور تک اسّی پوپ ہوئے۔ اور مسیح ناصری سے لے کر آج تک دو سو ... پوپ ہو چکے ہیں۔ ابتدائی پوپوں کی دینی خدمات میں جانفشانی ایسی تھی۔ کہ یوسی بی اس تک جو چوتھی صدی کے ابتداء میں ہوا۔ تمام پوپ سوائے دو کے شہید ہوئے۔ انہوں نے مذہب کی اشاعت میں اپنی جانیں دے دیں۔ اور حضرت مسیح کی تعلیم پر استقامت سے قائم رہے۔ اس کے بعد روحانیت میں زوال شروع ہوا۔ اور رفتہ رفتہ کلیسیا میں ہر قسم کے خود ساختہ مسائل۔ اور برے عقائد داخل ہونے لگ گئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے عیسائیت بالکل بگڑ چکی تھی۔ اور روحانیت سے مبرا ہو گئی تھی۔ اور وہی حالت رہ گئی تھی۔ جس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ظہور سے قبل مسلمانوں کی حالت کا ان الفاظ میں کھینچا ہے ؎

تقوے کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے۔ ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے۔ وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

شملہ کے پیر پادری صاحب

۱۹۲۷ء میں جبکہ عاجز حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہمرکاب شملہ میں تھا۔ تو ایک دن نظارت کے کاموں سے کچھ فرصت پا کر میں وہاں کے پیر پادری صاحب کے پاس گیا۔ جو آرچ بشپ کہلاتے ہیں۔ میں نے ان سے سوال کیا۔ کہ یسوع نے جو کہا تھا۔ کہ "اگر تم میں ایک رائی کے برابر ایمان ہو۔ اور تم پہاڑ کو کہو۔ کہ یہاں سے وہاں چلا جا۔ تو وہ چلا جائے گا"! کیا اس زمانہ میں کوئی ایسا ایماندار عیسائیوں میں ہے؟ انہوں نے کہا۔ کہ یہ تو حواریوں کے متعلق بات تھی۔ اب کوئی ایسا نہیں؟

غرض عیسائیوں میں اب ایسے لوگ پیدا نہیں ہوتے۔ جو خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کریں۔ اور ان کی دعائیں قبول ہوں۔ مگر احمدیوں میں ایسے احباب کثرت سے موجود ہیں۔ جن کی دعائیں اللہ تعالےٰ سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ اور یہی ایک بڑا بھاری امتیاز خلافت اور پوپیت میں ہے۔

مروّجہ اناجیل اور قرآن شریف

عیسائی مذہب کا رومن کیتھلک فرقہ پوپ کو حضرت عیسےٰ مسیح کا ایسا ہی جانشین اور خلیفہ مانتا ہے۔ جیسا کہ اسلام میں خلفاء کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین مانا جاتا ہے اور گو عیسائیوں میں لفظ "خلیفہ" کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ مگر عقیدۃً وہ اس کو خلیفہ ہی مانتے ہیں۔

اس لحاظ سے جب تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی سلطنت دنیا میں قائم تھی۔ اور جب تک کہ ان کی امت کے لوگ صحیح عقائد اور درست اعمال پر قائم رہے۔ اس کے خلفاء یعنی پوپوں کی خلافت سچا اور قابل تعظیم تھی کیونکہ انبیاء دُنیا کے روحانی بادشاہ ہوتے ہیں۔ اور جب تک کہ اللہ تعالےٰ ان کی جگہ دوسرا نبی مبعوث نہیں کرتا ان کی روحانی سلطنت قائم رہتی ہے اور اس قیام کے واسطے ان کے خلفاء اور جانشین ان کی امت کو سنبھالے رکھتے ہیں۔ اور خلفاء کی اقتدار اور ہدائت سے لوگ راہ راست پر قائم رہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی سلطنت اس وقت تک دُنیا میں قائم رہی۔ جب تک کہ آنحضرت خاتم النبیین سرور خاصان حق شاہ گروہ عاشقان سردار دو عالم محمد عربی کا ظہور دنیا میں نہ ہوا۔ پس جب کہ اسلام کے دنیا میں نمودار ہونے سے پہلے انبیاء کی روحانی سلطنتیں ختم ہو گئیں۔ تو ساتھ ہی ان کی خلافتیں بھی اپنے انتہاء کو پہونچ گئیں۔ پس خلافت اور موجودہ پاپائیت میں سب سے بڑا اور پہلا فرق یہی ہے کہ مسیح ناصری اور اس کی خلافت کا وقت آج سے تیرہ سو سال قبل گزر چکا۔ اور ہمیشہ کے واسطے ختم ہو گیا۔ اور خلافت مسیح موعود چونکہ خلافت محمدی ہے۔ اس واسطے یہ قیامت تک دنیا میں قائم اور جاری رہے گی۔ پاپائیت کے واسطے اب کوئی الہٰی سند نہیں۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید بھی اس کے شامل حال نہیں۔ لیکن خلافت مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت ہے اس واسطے اللہ تعالےٰ کی نصرت اس کے شامل حال ہے۔ خدا ہی نے یہ سلسلہ اس زمانہ میں اشاعت اسلام کے واسطے قائم کیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت ہی اس میں خلافت حقہ حضرت نورالدین اعظم کی خلافت اول کے وقت سے قائم ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ کی مدد سے باوجود اندرونی اور بیرونی شدید مخالفتوں کے روز افزوں ترقی پر ہے۔ اور خلافت ثانی کے متعلق پہلے اولیاء اللہ کی بھی پیشگوئیاں ہیں جیسا کہ لکھا ہے

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یہود کی کتاب احادیث طالمود میں بھی یہ پیشگوئی درج ہے۔ پس دراصل موجودہ پاپائیت اور خلافت میں اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا فرق کہ موجودہ اناجیل اور قرآن شریف میں ہے۔ اناجیل اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہیں۔ ان میں بہت کچھ تغیر و تبدل انسانی ہاتھوں سے ہوئے۔ اور جو کچھ باقی ہے وہ بھی منسوخ ہو گیا۔ اور قابل عملدرآمد نہ رہا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف کی اللہ تعالےٰ حفاظت کر رہا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون تحقیق ہم نے یہ نصیحت نامہ نازل کیا۔ اور اس کے ہماری طرف سے ہونے کی دلیل یہ ہے۔ کہ ہم ہی اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ آج دُنیا میں کوئی ایسی اور کتاب نہیں۔ جو بالکل اپنی اصلی حالت پر قائم ہو۔ اور خدا تعالےٰ اس کی حفاظت کر رہا ہو۔ ایسا ہی آج دنیا میں کوئی ایسی خلافت نہیں۔ جس کی سند خدا تعالےٰ کی پاک وحی سے ہو۔ اور جس کی حفاظت اللہ کریم خود کر رہا ہو۔ جیسا کہ انجیل کی بشارت خدا ہی کی طرف سے تھی مگر اس کا وقت ختم ہو گیا۔ ایسا ہی پوپیت بھی اپنے وقت پر جائز اور درست تھی۔ مگر اب وہ اصلی حالت پر نہیں رہی۔ کیونکہ اس کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ لیکن خلافت محمدیہ اب بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اور اس کے منشاء اور رضا کے مطابق ہے پس ہمارا اختلاف اس پوپیت کے ساتھ نہیں جو مسیح ناصری کے بعد قائم ہوئی۔ بلکہ ہمارا اختلاف اس پوپیت سے ہے۔ جو اس زمانہ میں عیسائیوں کے فرقہ رومن کیتھولک نے بنا رکھی ہے۔ اور اس لیکچر میں ہم دکھائیں گے۔ کہ اس پوپیت اور خلافت میں مذکورہ بالا فرق کے سوائے اور کیا کیا فرق ہیں۔

خدا کا بیٹا ہونے سے کیا مراد ہے

حضرت مسیح ناصری کے متعلق خدا تعالےٰ کا الہام تھا۔ کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی وحی الٰہی میں خطاب کیا گیا۔ کہ انت منی بمنزلۃ ولدی۔ تو مجھ سے اس مقام اور مرتبہ پر ہے جو بیٹے کا مقام ہوتا ہے۔ یعنی تو بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔ موجودہ پوپ اور اس کے پیرووں نے اس سے یہ سمجھا ہے۔ اور اپنا عقیدہ اس بات پر قائم کیا ہے۔ کہ عیسیٰ خدا کا اس طرح سے بیٹا تھا۔ جیسا کہ انسان کا بیٹا انسان ہوتا ہے۔ اور باپ کی طرح وہ بھی انسان ہوتا ہے۔

پس یسوع خدا کا بیٹا بھی خدا ہے لیکن یہ بات غلط ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو اس غلطی میں پڑنے سے بچانے کے واسطے اس بیٹے کے محاورے ہی کو چھوڑ دیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام نے مسیح ناصری کے الہام کی تشریح اور وضاحت کر دی ہے۔ تاکہ احمدی احباب کبھی اس غلطی میں نہ پڑیں جس میں کہ عیسائی لوگ پڑ گئے۔ بمنزلہ کا لفظ یہ وضاحت کر رہا ہے۔ کہ خدا کا بیٹا کوئی اس رنگ میں نہیں ہو سکتا۔ کہ باپ کی طرح بیٹا بھی خدا ہو۔ بلکہ یہ سمجھایا گیا۔ کہ جیسا کہ تم اپنے بیٹوں سے پیار کرتے ہو۔ اور انہیں ہر شر سے بچانے کی کوشش کرتے ہو۔ اور چاہتے ہو۔ کہ ہر خیر وہ حاصل کریں۔ اس محبت سے تم قیاس کرو کہ مجھے اپنا نبی اور رسول ایسا ہی پیارا ہے جیسا کہ تم کو تمہارا بیٹا۔ پس میں اپنے پیارے کی ہر طرح سے حفاظت کروں گا۔ اور تمہاری شرارتیں اور بدخواہیاں اسے ہلاک نہ کر سکیں گی۔ بلکہ وہ کامیاب اور بامراد ہو گا۔

مماثلتِ پطرس و نورالدین اعظم

انجیل میں پطرس کے حالات پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پطرس سے ایک مماثلت تھی۔ جیسا کہ مسیح ناصری علیہ السلام نے پطرس کے ایمان کی تعریف کی۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ کی تعریف میں فرمایا ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پُر از نور یقیں بودے

کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر امت کا ہر فرد نوردین کی طرح ہوتا۔ ایسا ہی ہوتا۔ اگر ہر شخص یقین و ایمان کے نور سے بھر جاتا۔ پطرس کی طرح حضرت نورالدین سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے واسطے بنیادی پتھر ہوئے کیونکہ اگر منشائے الٰہی یہ ہوتا۔ کہ اس سلسلہ میں خلافت نہ ہو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے وقت ہی خلافت نہ بنتی۔ مگر چونکہ منشاء الٰہی یہ تھا۔ کہ اس جماعت میں خلافت کا سلسلہ قائم رہے۔ تاکہ جماعت کو زندگی اور روحانیت حاصل رہے۔ اس واسطے خلافت اول کے قائم ہونے کے وقت خدا تعالےٰ نے کسی کو یہ توفیق ہی نہ دی۔ کہ وہ اس بارے میں مخالفت کرے۔ لاہور کے وہ دوست جو اب اپنی دانائی کا بڑا معیار یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے خلافت کا انکار کیا۔ کہ خلافت ہونی ہی نہ چاہیئے۔ انہی لوگوں نے اس وقت حضرت نورالدین کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ وہ خلافت کو قبول کریں اور جماعت کو سنبھالیں۔

سو حضرت نورالدین کی پطرس کے ساتھ ایک مماثلت ہے،

لیکن جیسا کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے ایسا ہی مسیح محمدی کا خلیفہ بھی مسیح موسوی کے خلیفہ سے افضل ہے۔ پطرس نے آڑے وقت میں اپنے مسیح کا انکار کیا۔ لیکن حضرت نور الدین رضؓ نے کبھی اپنے مسیحؑ کا انکار نہ کیا۔ بلکہ ہر مصیبت اور ابتلا کے وقت میں اس کا ساتھ دیا۔ اور ہر جلوت و خلوت میں اس کی تائید کی۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔

اس مضمون کے خلاصہ کے طور پر اختصاراً یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ خلافت سے ہماری مراد وہ خلافت ہے۔ جو اس وقت اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ احمدیہ میں قائم کی ہے۔ اور پاپائیت سے ہماری مراد حضرت مسیح ناصری کی خلافت کی موجودہ حالت ہے۔ جس کا مرکز شہر روما میں پوپ کے ماتحت ہے۔ ان دونوں میں دو امور میں اتفاق ہے اور آٹھ امور میں اختلاف ہے۔

وہ امور جن میں اتفاق ہے

جن امور میں اتفاق ہے۔ وہ یہ ہیں:۔

(۱) کہ پوپ بھی اس امر کا مدعی ہے۔ کہ وہ ایک مسیح کا جانشین ہے۔ اور اس کے ماتحت پادریوں کی ایک بڑی جماعت تعلیم اور تزکیہ اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے (۲) اور یوروپ کے مدبرین پوپ کی اس تنظیم کے مداح ہیں۔ ان کی تعریف قرآن شریف میں بھی آئی ہے۔ جہاں فرمایا ہے " اور تو یہود کی نسبت عیسائیوں کو دوستی کرنے میں زیادہ قریب پائے گا۔ کیونکہ ان میں قسیس اور رہبان ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔" (سورہ پانچ آیت ۸۲)

ایسا ہی خلفاء بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین ہیں۔ اور ان کی تنظیم کے مخالف اور معاند بھی مداح ہیں۔ کہ جیسا اعلےٰ نظام اس سلسلہ میں ہے۔ اور کسی جماعت میں نہیں پایا جاتا۔

وہ امور جن میں اختلاف ہے

جن امور میں اختلاف ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) موجودہ پوپیت کے واسطے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی سند نہیں۔ کیونکہ جس نبی (حضرت عیسٰیؑ) کی خلافت کی وہ مدعی ہے۔ اس نبی کی روحانی سلطنت کا زمانہ حضرت شاہ دو عالم فخر انبیاء آدم توحید محمد مصطفےٰ والمجتبیٰ کے ظہور پر ختم ہو چکا تھا۔ اسو اسطے اب خلافت حضرت خاتم النبیین کی ہو سکتی ہے۔ نہ کسی اور کی۔ خلافت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ جو پہلے انبیاء نے کیں۔ قرآن و حدیث میں درج ہیں۔ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تازہ وحی میں پائی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت اس کی نصرت و تائید میں ظاہر ہو رہی ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کا وجود ایک رحمت کا نشان ہے۔ کیونکہ وہ حسن و احسان میں اپنے باپ کا نظیر ہے۔ یہی وہ مبارک ہے جس کے متعلق پیشگوئی تھی۔ کہ وہ آسمان سے آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے روح پاک عطا کی ہے۔ اور مبارک ہیں وہ جو اس کے جھنڈے کے نیچے اسلامی خدمات ادا کریں۔

(۲) ابتدائے زمانہ عیسویت میں مسیح ناصری کے جانشین کو یا تو پہلا خلیفہ مقرر کر جاتا تھا یا جس کے متعلق مومنوں کے دلوں میں اللہ تعالےٰ قبولیت ڈال دے۔ وہی نائب مسیح مقرر ہو جاتا تھا۔ جیسا کہ اسلامی طریق ہے۔ مگر موجودہ پوپیت میں یہ قانون ہے کہ کارڈینل کے درجہ کے جس قدر پادری ہیں۔ وہ ایک پوپ کے مرنے پر جمع ہوتے ہیں۔ اور ان کی کثرت رائے سے پوپ کا انتخاب ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے خلافت مسیح موعودؑ کا انتخاب مطابق سنت اصحاب صاحب شریعت والکتاب حضرت محمد مکی و مدنی تاجدار ہفت کشور صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا انتخاب تمام جماعت احمدیہ نے بالاتفاق کیا۔ اور حضرت خلیفہ ثانی کا انتخاب بھی جماعت کی کثیر تعداد نے کیا۔ اور ان کے مقابلہ میں کبھی کسی نے خلافت کا دعویٰ نہیں کیا۔ نہ دوسروں نے کسی کو کھڑا کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو انجمن قادیان کے مرکز میں بنائی تھی وہ اب تک موجود ہے۔ اس نے خلیفہ اول کو بھی قبول کیا۔ اور اس کی اطاعت کی اور خلیفہ ثانی کو بھی قبول کیا اور اس کی اطاعت کی۔

(۳) پوپیت میں کارڈینل پادریان منتخب شدہ پوپ کو تخت پر بٹھا کر سب اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ دنیا دار لوگ نئے بادشاہ کی تاجپوشی کے وقت اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہیں۔ گویا اس کو اپنی پناہ میں لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے خلافت میں منتخب شدہ خلیفہ کے سامنے سب جماعت کے ممبر مرد و زن اپنی اطاعت کا اقرار کرتے ہوئے۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔

(۴) پوپیت میں پوپ کو معصوم مانا جاتا ہے۔ گویا اس سے کوئی گناہ سرزد ہی نہیں ہو سکتا۔ خلافت میں خلیفہ کو ایسا نہیں مانا جاتا۔ کیونکہ خلیفہ بھی ایک انسان ہے۔ لیکن خلیفہ واجب الاطاعت امام مانا جاتا ہے جس کا فیصلہ تمام امور میں آخری اور انتہائی ہوتا ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے کہ ایک شخص پر اس قدر اعتماد جماعت کا ہو۔ کسی جماعت کا شیرازۂ نظام مستحکم اور مضبوط نہیں ہو سکتا دنیوی سلطنتوں میں بھی ہر شخص کو اپنے مقدمات میں سرکاری ججوں کے فیصلہ کو جبراً و قہراً تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ جہاں اپیلوں کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ وہاں بھی ایک آخری اپیلی عدالت پر معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے آگے کوئی اپیل نہیں ہوتی۔ ایسا ہی روحانی حکومت میں بھی خلیفہ کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔ دنیا کے لوگ عدالت کے فیصلہ کو کرہاً قبول کرتے ہیں۔ مگر دیندار لوگ خلیفہ کے فیصلہ کو طوعاً اور خوشی سے تسلیم کرتے ہیں۔

(۵) خلافت اور پوپیت میں بڑا بھاری فرق یہ ہے۔ کہ خلافت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید ہے۔ جو پوپیت کے ساتھ نہیں۔ اس کی تفصیل میں اوپر قرآن شریف اور انجیل کے مقابلہ میں کر چکا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوپ کو ایک چھپا ہوا چیلنج بھیجا تھا۔ کہ اگر وہ حق پر ہے۔ تو میرے مقابلہ میں کوئی نشان اپنی صداقت کا دکھائے۔ مگر پوپ اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اب بھی وہ چیلنج قائم ہے۔ اگر موجودہ پوپ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مقابلہ میں مناظرہ یا مباہلہ کے میدان میں کھڑا ہو۔ تو اللہ تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح کی صداقت میں ایسے آسمانی نشان دکھائے گا۔ جن سے پوپ عاجز آ جائیگا۔

(۶) موجودہ پوپیت کی بنیاد کونسل نیس کے بنائے ہوئے عقائد پر ہے۔ جو شاہ قسطنطین کی صدارت میں حضرت عیسٰےؑ سے تین سو پچیس سال بعد قائم ہوئی تھی۔ اور ایسے مسائل تثلیث کفارہ وغیرہ ایجاد کئے گئے۔ جن کی تعلیم حضرت عیسٰےؑ اور اس کے حواریوں نے نہ دی تھی۔ برخلاف اس کے خلافت کی بنیاد اللہ تعالےٰ کے پاک کلام قرآن شریف اور آدم توحید تاجدار ہفت کشور رحمۃ للعالمین سرور انبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور خدا تعالےٰ کی تازہ وحی پر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔

(۷) موجودہ پوپیت میں مذہباً کوئی پوپ بشپ پادری جو دینی خدمات کے واسطے اپنے آپکو وقف کر دے شادی نہیں کر سکتا۔ اور ایسا ہی عورتیں جو دینی خدمات کے واسطے اپنے آپ کو وقف کرتی ہیں وہ بھی شادی نہیں کر سکتیں۔ اور ان کو سسٹرز یا نَنس کہتے ہیں۔ اس طریق سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان پر یوروپ میں کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس جگہ ان کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسلامی خلافت میں لا رھبانیۃ فی الاسلام کے حکم کے مطابق

خلفاء اوران کے دینی کارکن اور صحابہ سب شادیاں کرتے۔ اور متاہل زندگی بسر کرتے۔ اوراس کے ساتھ ہی دینی خدمات بجالاتے ہیں۔ اس قسم کی متاہل زندگی کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

ا۔ کاملان کز شوق دلبری روند
بادو صد بارے سبکتر می روند

ب۔ این کمال آمد کہ با فرزند و زن
از ہمہ فرزند و زن یکسو شدن

ج۔ در جہان و باز بیرون از جہان
بس ہمیں باشد نشان کاملان

د۔ کاملے گرزن بدارد صد ہزار
صد کنیزک صد ہزاران کار و بار

ہ۔ پس اگر افتد حضور او فتور
نیست آں کامل ز قربت ہست دور

و۔ کامل آن باشد کہ با فرزند و زن
با عیال و جملہ مشغولی تن

ز۔ با تجارت با ہمہ بیع و شرا
یک زمان غافل نگردد از خدا

ح۔ فانیان را مانعے از یار نیست
بچہ و زن بر سر شان بار نیست

ترجمہ۔ ا۔ جو اصحاب کہ اللہ تعالے کی محبت اور قرب میں کامل ہو گئے۔ وہ اپنے معشوق کے شوق میں ایسے محو ہو کر چلتے ہیں کہ اگر ان پر دو سو بوجھ بھی لاد دیا جائے تب بھی وہ ایسی صفائی سے چلتے ہیں۔ کہ گویا ان پر کوئی بوجھ نہیں ہے۔

ب۔ اُن کا یہ کمال ہے۔ کہ باوجود بیٹوں اور عورتوں کے موجود ہونے کے وہ بیٹوں اور عورتوں سے الگ ہو کر اپنے رب کی یاد میں ہر دم مصروف رہتے ہیں۔

ج۔ وہ جہان میں ہوتے ہیں۔ مگر جہان سے باہر رہتے ہیں۔ بس کاملوں کی یہی نشانی ہے۔

د۔ جو اللہ تعالے کے حضور میں کامل ہو گیا۔ اگر اس کی لاکھ عورت بھی اور لونڈی بھی ہو۔ اور لاکھوں کاروبار بھی ہوں۔ تب بھی اللہ تعالے کے ہاں جو اس کی حضوری ہے۔ اس میں کچھ فرق نہیں آتا۔

ہ۔ اگر اولاد اور عورت کے ہونے سے اس کے حضور میں فرق آجائے تو سمجھو کہ وہ کامل نہیں ہے۔ بلکہ خدا کے قرب سے دور ہے۔

و۔ کامل تو وہی ہوتا ہے۔ کہ بیٹوں کے ساتھ اور بی بی کے ساتھ۔ اور عیال کے ساتھ اور تن کی تمام مشغولیوں کے ساتھ۔

ز۔ ہر قسم کی تجارت اور خرید و فروخت کے ساتھ۔ وہ ایک دم بھی اپنے خدا سے غافل نہیں ہوتا۔

ح۔ جو اللہ میں فنا ہو گئے۔ ان کو کوئی چیز یار سے نہیں روک سکتی۔ بچہ اور عورت ان کے سر پر بوجھ نہیں ہوتے

(۸) پوپیت میں گناہوں کو معاف کرنا پادریوں کے اختیار میں دے دیا گیا ہے کہ لوگ پادری کے پاس جا کر اپنے گناہوں کا اقرار کریں۔ اور کچھ نذرانہ ادا کریں۔ تو ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ظاہر ہے۔ کہ گناہوں کی معافی اللہ تعالے ہی کرتا ہے نہ کہ انسان۔ اور نہ کوئی انسان گناہوں کی سزا سے ہمیں بچا سکتا ہے۔ خلافت میں بیعت کے وقت اللہ تعالے سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی جاتی ہے۔ نہ کہ کسی انسان سے۔ اور نہ اپنے گناہوں کا اظہار کسی کے آگے کیا جاتا ہے۔ اور نہ کسی سے اظہار کرایا جاتا ہے۔ بلکہ اس امر کو معیوب قرار دیا گیا ہے۔ کہ انسان اپنے گناہوں کا ذکر دوسروں کے آگے کرے ہاں چاہیئے کہ علیحدگی میں انسان اللہ تعالے کے آگے اپنے گناہوں سے توبہ کرے اللہ کریم خبیر و علیم ہے۔ اور غفار و ستار ہے معافی مانگنے والے کو معاف کرتا ہے اور اسے ایسا کر دیتا ہے۔ کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ تھا۔

یہ ممتاز فرق پوپیت اور خلافت میں ہیں۔ جو ہم نے بیان کر دیئے ہیں۔ پوپیت بھی دراصل خلافت ہی تھی۔ مگر وہ اب مردہ ہو چکی ہے جب کہ غیر احمدی بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر ان کا اسلام مردہ ہے۔ اور زندہ اسلام اور زندہ خلافت وہ ہے۔ جس کو پھر حضرت مسیح موعود نے دنیا میں قائم کر دیا ہے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

ٹرکی میں ہولناک تباہی و بربادی

۶۰ ہزار مربع میل کا علاقہ قبرستان بن گیا

گذشتہ بدھ کو ترکی کے علاقہ اناطولیہ میں جو خوفناک زلزلہ آیا۔ اس کے نقصان جان کے متعلق تازہ ترین اندازہ یہ ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد تیس ہزار کے لگ بھگ ہے اور مجروحین کی پندرہ ہزار ترکی وزیر داخلہ نے تازہ ترین اعلان میں بتایا ہے کہ ضلع ارزنجان کی کل آبادی ۶۵ ہزار ہے جس میں سے ۳۰ فیصدی ہلاک اور ۳۰ فیصدی مجروح ہو چکے ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ زلزلہ زدہ علاقہ خاص کر طوکت میں جہاں پہلے ہی بے شمار جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ زلزلہ کے مزید شدید جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں اور زمین کے نیچے بڑے زور سے گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ ۶۰ ہزار مربع میل علاقہ پر زلزلہ کا اثر پڑا ہے۔ اب یہ تمام علاقہ ایک کھلے ہسپتال اور قبرستان کا منظر پیش کر رہا ہے۔

استنبول کے رصدگاہ کے ڈائرکٹر نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ ابھی دس روز یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک بھونچال آنے کے خطرات لاحق ہیں۔ ڈائرکٹر نے مزید بتایا کہ زلزلہ کی شدت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ زمین میں ۱۶ میل نیچے ابھی تک گڑبڑ موجود ہے اور اسے دور ہونے میں ممکن ہے کہ ایک طویل عرصہ درکار ہو۔ نقصان کے متعلق ابھی تک صحیح طور پر اندازہ نہیں لگایا جا سکا کیونکہ ریلوے لائنیں زلزلہ سے دوہری ہو گئی ہیں پل ٹوٹ گئے ہیں اور ٹیلیگراف کا سلسلہ بالکل منقطع ہو چکا ہے۔ اسی پر اکتفا نہیں بلکہ برفانی آندھیاں چل رہی ہیں۔ مندرجہ بالا تمام چیزیں نقصان جان کے متعلق صحیح اعداد و شمار معلوم کرنے اور امدادی پارٹیوں کو اشد ضرورت والے علاقہ میں پہنچنے سے روکے ہوئے ہیں۔

ترکی کے طول و عرض میں جس وقت زلزلہ کی شدت اور ہزارہا افراد کی ہلاکت و جراحت کی خبر پہنچی تو ایک کہرام مچ گیا اور صف ماتم بچھ گئی۔ ترکی پر ہی کیا موقوف ہے تمام دنیا خصوصاً عالم اسلام کو اس ہولناک و قیامت خیز زلزلہ سے شدید صدمہ پہنچا۔ جو لوگ زلزلہ کی تباہی سے بچ گئے ہیں اب کڑاکے کی سردی و برفباری ان کے لئے ایک گونہ مصیبت بنی ہوئی ہے۔ جو لوگ ملبہ کے نیچے دب گئے ہیں انہیں بچانے کی تمام امیدیں منقطع ہو گئی ہیں کیونکہ اس وقت تمام زلزلہ زدہ علاقہ میں آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ زلزلہ کے شکار اکثر و بیشتر لوگ بغیر کھانے کپڑے کے کھلے کھیتوں میں پڑے ہیں جہاں سردی کی یہ حالت ہے کہ درجہ حرارت صفر ہے ۲۵ سے لے کر ۳۰ درجہ تک نیچے ہے۔ کثیر تعداد میں لوگ برف کی سلوں پر اکڑ اکڑ کر مر گئے ہیں۔ جہاز اور لاریاں کھانے پینے کی چیزوں۔ دواؤں اور پارچہ جات سے لدی ہوئی جس قدر جلد ممکن ہو سکتا ہے موقع پر پہنچنے کی کوششیں کر رہی ہیں بعض ریل گاڑیاں ارزنجان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی ہیں اکثر ریل گاڑیاں مجروحین کو لے سرتے ہیں لیکن وہ ریلوے لائن پر برف

ہر طرف یہ آفتِ جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے
بھونچال پر بھونچال سیلاب پر سیلاب

ترکی کے تباہی انگیز زلزلے کے متعلق الفضل میں لکھ چکا ہوں۔ مگر ۴ جنوری کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة کا خوفناک منظر درپیش ہے۔ یعنی زلزلے کے بعد زلزلہ آرہا ہے۔ حتےٰ کہ اس سرزمین کا نام الراجفة کانپنے والی پڑ گیا ہے۔ چنانچہ خبر ہے۔

"آج مغربی اور شمالی اناطولیہ میں تازہ زلزلے آئے سینکڑوں عمارتیں جو بچ رہی تھیں پیوند زمین ہو گئیں۔

(۲) آج دریاؤں میں طغیانی کے نئے سلسلے نے ہولناک صورت اختیار کر لی اور سکون کی جو کیفیت پیدا ہو چلی تھی وہ جاتی رہی"۔

اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ کیسی لرزہ خیز بربادی اس ملک میں آئی ہے "زمیندار" لاہور لکھتا ہے۔

"ترکی کے علاقہ اناطولیہ میں جو خوفناک زلزلہ آیا ہے۔ اس نے ۲۰ ہزار مربع میل کے وسیع رقبے میں ویرانی و تباہی پھیلائی ہے۔ بیسیوں قصبات اور سینکڑوں دیہات تباہ ہو گئے ہیں (بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵۰ ہزار ہے) متاثرہ علاقہ کی حالت سیلاب کے باعث اور زیادہ نازک ہو گئی ہے"۔

یہ سیلاب کس طرح آیا اس کی کیفیت یوں شائع ہوئی ہے۔ کہ

"مغربی اناطولیہ میں تباہ کن سیلاب نے متعدد دیہات کو جزائر کی صورت میں تبدیل کر دیا ہے۔ اضلاع سمرنا بروصہ مینمن۔ منیا میں سیلاب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ (اس پر مستزاد یہ ہے۔ کہ) متعدد اشخاص بجلی گرنے سے ہلاک ہو گئے۔ علاقہ اماسیا کی اطلاع ہے۔ کہ طوفانی بارش سے دریاؤں میں طغیانی آگئی۔ اور سیلاب نے دریاؤں کے کنارے کی بستیوں کو ویران کر دیا۔ پل ٹوٹ گئے دیہات بہ گئے اور سینکڑوں دیہات جزائر کی صورت میں تبدیل ہو گئے"۔

لیکن اس سیلاب کے علاوہ بقول بیرونی اسلامی اخبارات ایک اور عذاب نازل ہو گیا۔ وہ یہ کہ

"بحیرہ اسود میں ایک تباہ کن طوفان اٹھا جس میں کثیر التعداد ترکی جہاز اور کشتیاں غرق ہو گئیں۔ استنبول کا ایک سٹیمر تو عملہ سمیت ڈوب گیا"۔

غرض ادہر علاقہ بروسہ اور منیا میں سمرنا سے بحیرہ مارمورا تک سیلاب سے تباہی پھیلی ہوئی ہے۔ ادھر ایک اور طوفان سیلاب نمودار ہوا ہے۔ اور اب کتوں کی بے پناہ یورش کے علاوہ اس امر کا بہت اندیشہ کیا جا رہا ہے۔ کہ طاعون کی وبا نمودار نہ ہو جائے۔ نہ صرف مشرقی و مغربی اناطولیہ میں بلکہ وسطی علاقہ سیورس میں بھی تباہی دامن پھیلا رہی ہے۔ اور مان لیا جا رہا ہے۔ کہ ترکی کا زلزلہ جاپان کے ۱۹۲۳ء کے زلزلے سے بھی بڑھ کر ہے۔ مگر علاوہ اس خوفناک جنگ کے اور

کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

کی تصدیق کے (یہ امر قابل غور ہے کہ جس وقت یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہو کر شائع ہوا۔ آبدوز کشتیوں اور برباد کن سرنگوں کا نام و نشان نہ تھا۔ اور ہم سوچا کرتے تھے اس کا کیا مطلب ہے۔ جہازوں کو کشتی کیوں کہا گیا)

برفباری سے بھی بہت ضیاع جان و مال ہو رہا ہے۔ لنڈن ۴ جنوری کا تار ہے کہ "وسطی یورپ میں سردی کی شدت حد اعتدال سے متجاوز ہو چکی ہے۔ رومانیہ کے بعض حصوں میں پارۂ حرارت انجماد سے ۵۶ درجے نیچے چلا گیا ہے"۔

زلزلوں کی شدت سیلاب کی کثرت ترکی میں ہی نہیں بلکہ یورپ کے دوسرے ملک بھی محفوظ نہیں جو بظاہر جنگ سے محفوظ یا کم اثر لے رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل خبریں ملاحظہ ہوں۔

لنڈن ۴ جنوری (۱) پرتگال سے بھی سیلاب کی تباہ کاریوں کی خبریں آرہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لگاتار بارش نے لزبن اور اس کے ماحول کو زیر آب کر رکھا ہے۔ متعدد انسان غرق اور مواصلات کے سلسلے منقطع ہیں۔

(۲) میڈرڈ (ہسپانیہ) کی اطلاع ہے۔ کہ جنوبی ہسپانیہ کے دریاؤں میں طغیانی آرہی ہے۔ پانی معمولی سطح سے ۳۰ فٹ اونچا ہے۔

(۳) یگوسلاویہ کے متعلق اطلاع ہے۔ کہ شہر دوب رزنک میں کل (۲ جنوری) زبردست بھونچال آیا کئی عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا۔

مندرجہ بالا حالات سے انابت الی اللہ استغفار اور اپنے حالات میں غیر معمولی تبدیلی لانے اور تقویٰ و طہارت اختیار کرنے اور ان تباہ ہونے والوں سے جسقدر ہمدردی اور ان کی غمخواری و اعانت کی ضرورت ہے۔ وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں احمدی جماعت کے فرائض واضح ہیں۔ واللہ الموافق۔ نیاز مند اکمل عفا اللہ عنہ

نتیجہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فروری ۱۹۳۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان پاس کرنے والوں کے نام اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ کامیاب ہونے والوں کو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سندات دی جاتی ہیں۔ لیکن سندات کے اندراجات کو مکمل کرنے کے لئے صحیح نام۔ ولدیت اور سکونت کا علم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے جو دوست اور بہنیں امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ وہ اپنی ولدیت اور سکونت صاف لکھ کر دفتر تعلیم و تربیت کو بھجوا دیں۔ تاکہ سندات کے جاری کرنے میں تاخیر نہ ہو۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

قابل توجہ ملک بوستان خان صاحب

ملک بوستان خان صاحب موصی ۲۵۱۱ کوہاٹ میں ہوتے تھے۔ ان کے نام بقایا کا نوٹس بھیجا گیا تھا۔ لیکن جماعت کوہاٹ نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہمیں ان کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ لہذا ملک صاحب جلد از جلد اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور بقایا کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما دیں۔ ورنہ بوجہ زیادہ عرصہ کے بقایا دار ہونے کے ان کی وصیت منسوخ کر دی جائے گی۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ضروری اعلان

عبد الغفور صاحب ساکن جھانسی کے ساتھ معاملہ کرنے میں احباب جماعت غایت درجہ احتیاط سے کام لیں۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔

رنگ سیاہی مائل سانولہ۔ آنکھیں سیاہ رخسارے ابھرے ہوئے قد درمیانہ متعدد جماعتوں نے ان کے خلاف شکایات کی ہیں۔ جو عند التحقیق ثابت ہو چکی ہیں۔ اور عبد الغفور صاحب نے ان شکایات کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے نظارت سے معافی کی درخواست کی ہے۔ مگر نظارت کو ان پر اعتماد نہیں

ناظر امور عامہ